عالم کاری اور عصری منظر نامہ

کلیدی الفاظ: عالم کاری # منفی # ثقافتی #معاشی #مثبت

ڈاکٹر نورالنساء

Abstract: The term *Aalamkari* in Urdu signifies globalization, denoting the intricate interplay of economies, cultures, and societies globally, driven by advancements in technology, communication, and infrastructure. This phenomenon exerts significant influence across various domains including the economy, culture, social dynamics, politics, and literature. While globalization presents avenues for economic expansion and enhanced interconnectivity, it also engenders apprehensions regarding socioeconomic inequality, cultural uniformity, and political fragility. Within the realm of literature, globalization serves to enrich the literary landscape and inspires writers to engage with the complexities of our increasingly interconnected world.

اردو زبان میں عالم کاری، گلوبلائزیشن کی اصطلاح کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، دوسرے لفظوں میں یہ وہ ترقی یافتہ عمل ہے، جہاں دنیا کے مختلف ترقی یافتہ ممالک اور ان کی ترقی یافتہ تکنیکی سہولتیں، رسل ورسائل، ترسیل و ابلاغ، سیاسی اور فوجی طاقتیں، ان کے عملی واقفیت و مہارت کے ساتھ ساتھ ان کی تہذیبی و ثقافتی طور طریقوں کا وسیع طور پر

ارتباط کرتے ہیں۔عالم کاری کی اہمیت کواس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں،کہ یہ بین الاقوامی طور پرسماجی،سیاسی،معاشی اورتہذیبوں طورطریقوں کا ملا جلا عمل ہے۔جہاں حکومت کی پالیسیاں ہیں،نجی انتظامی حلقے ،اور بین الاقوامی ایجنسیاں اورشہری ومعاشی تنظیمیں ایک ساتھ مل کر اسے فروغ دے رہی ہیں۔

عالم کاری کا اہم مقصد کسی ملک،سماج یا تنظیم کے معاشی،سیاسی،تکنیکی،نظریاتی اوروہاں کےفوجی طاقتوں کوتقویت بخشنا ہے تاکہ وہ دوسرے ملکوں پراپنا اثر ڈال سکیں۔عالم کاری کواسطرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ،وہ عمل ہے جہاں مجموئی طور پر نئے عالمی معاشی نظام کومضبوط کرنے میں طاقتورملکوں کا دباؤبہت زیادہ ہےتو دوسری طرف مختلف تکمیل پذیرمسابقتی طریق کارکابھی عمل دخل ہے۔

سولہویں اورسترہویں صدی کے درمیان یورپ کی سرزمین پر عالم کاری وجودمیں آتی ہےاوراس کے وجودمیں آنے کا خاص مقصد بڑے پیمانے پر تاریخی تبدیلیوں سے ہاتھ ملانا،ساتھ ہی سیاست ، پیداوار تجارت،مالی اموراورسرمایہ کاری کےعمل میں مسلسل یامنظّم طورپرتبدیلی لانا تھا۔عوامی بحث ومباحثہ کے درمیان عالم کاری کےعمل کوآفاقی طورپرمختلف حریفی طاقتوں اور ریاستوں کے درمیان دوطرفہ مذاکرات کے راغب ہونے کاعمل ماناجاتاہے۔

مختلف دہائیوں سے عالم کاری مختلف سماجی کارکنوں،دانشوروں،کاروباری رہنماؤں پالیسی سازوں،سیاسی رہنماؤں

کے درمیان بہت ہی تفریق کا موضوع رہا ہے۔عالم گیر سطح پر عوام اس مو ضوع پر بہت کم اختلاف رکھتے ہیں اور اگر اس بات کا جائزہ لیا جائے تو عالم کاری کی دھوم دنیا کے ہر کونے میں ہے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ few global attitude ,project report 44 مختلف ملکوں میں جائزہ لینے کا بعد اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ ۳۸،۰۰۰۰ لوگ عالم کاری کو اپنی روزمرہ زندگی سے ملا کر دیکھتے ہیں اور اس کا تجربہ وہ مختلف طور طریقوں، تجارت، مالی امور، سفر، ترسیل و ابلاغ اور تہذیب سے جوڑتے ہیں۔

زیادہ تر ملکوں میں لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ عالم کاری کی بدولت کاروبار میں اضافہ اور تجارت میں برابر کا مقابلہ کہیں نہ کہیں ہمارے ملک کے لئے فائدہ مند ہے۔عالم کاری کی بدولت آج پوری دنیا میں مغربی تہذیب و ثقافت کا اتنا غلبہ ہے کہ لوگ آج انگریزی تعلیم کو ہی اپنے بچوں کے مستقبل کی کامیابی کی ضمانت سمجھتے ہیں۔ساتھ ہی یہ بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو عالم کاری سے انحراف کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ عالم کاری کی بدولت ان کی نجی زندگی میں سماجی اور معاشی مسائل پو رے طور پر حاوی ہو گئے ہیں۔انہیں اچھی تنخواہ نہیں ملتی، کام کرنے والے کا ماحول نہیں رہا اور امیر و غریب کے درمیان فاصلہ بڑھنے لگا ہے۔ان کی زندگی، سماج اور معاشرے کے روایتی رسم و رواج اور طور طریقوں سے بہت دور ہو گئی ہے۔

گلوبلائزیشن (عالم کاری) کی شروعات دوسری جنگ عظیم سے ہوتی

ہے اور ۱۹۹۰ء تک پہنچتے پہنچتے ترقی یافتہ شکل میں یہ اصطلاح اہل علم و دانش کی خاص توجہ کا مرکز بن جاتی ہے۔ عالم کاری کو ہم مختلف گوشوں سے منسلک کر کے دیکھ سکتے ہیں۔ انتظامیہ کے تصورات اور طور طریقے کو سرحد پار اور تنظیموں تک پہنچانا، ساتھ ہی طاقت ور ملکوں کا اپنے فوجی طاقت سے کمزور ملکوں پر جابرانہ رویہ اور ان پر حاوی ہونے کی کوشش، اس کے علاوہ ملکی تنازعوں کو بین الاقوامی کاروائی سے جوڑنے کا عمل بھی اس کے احاطہ میں آتا ہے۔

بین الاقوامی عدالتیں، بین الاقوامی انسانی حقوق سے جڑی تنظیمیں، بین الاقوامی فوجی طریق عمل یا روایت، بین الاقوامی قانون، اصول وضوابط کا عالمی طور پر آہنگ ہونا عالم کاری کے دائرے میں آتا ہے۔ مزید یہ کہ بین الاقوامی اور علاقائی تجارتی معاہدے، ہر میدان میں طاقتور بین الاقوامی جماعتیں، اعلا یونیورسٹیاں اور ادارے جہاں سے معلومات کو دنیا کے دوسرے خطوں اور علاقوں میں پہنچا سکتے ہیں، عالم کاری کے تحت ہی آتے ہیں۔

عالم کاری کے دو پہلو ہیں جو سماج اور معاشرے پر منفی یا مثبت اثرات ڈالتے ہیں۔ عالم کاری کے مثبت پہلوؤں میں ہمیں ماحولیاتی نظام کا تحفظ اور اس کی تعمیر نو، دو ترقی یافتہ ملکوں کے درمیان پیشہ وارانہ انجمن کا فروغ، جمہوری طرز پر فیصلہ لینے میں اجتمائی شرکت، غربت کا خاتمہ اور اس کے علاوہ دوسرے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن وہیں زندگی کے بہت سے ایسے شعبے بھی ہیں جن پر عالم کاری کے مضر اثرات کی نشاندہی کی جا

سکتی ہے۔غریبی، عصبیت اور بے انصافی کو بہت فروغ ہوا ہے، ملکی اور علاقائی لوگوں کی طرف سرمایہ داروں کی غیر ذمہ دارانہ حرکتیں نظر آتی ہیں۔علاقائی روزگار اور ملازمت کی مانگ میں کمی اور قدرتی ذرائع کا غلط استعمال بھی اس کے نقصاندہ اثرات میں سے ایک ہے۔

عالم کاری کے دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی خدمات بہت وسیع ہیں۔یہ ایک طرف ہماری زندگی کا لازمی جزو ہے جس کے بغیر ہماری زندگی ادھوری اور غیر مکمل ہے۔اور یہ زندگی اور سانس کے رشتے کو مربوط کرتی ہے وہیں آج بھی کچھ ایسے علاقے ہیں جہاں عالم کاری تو دور اس لفظ کا نام ونشان بھی نہیں۔زندگی کی بنیادی ضرورتوں کی تکمیل ان کے لئے جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔شہروں میں انٹرنیٹ اور میڈیا کی رسائی نے ہمیں دوسرے بڑے ملکوں سے جوڑ رکھا ہے اور ہم عالم کاری کی بدولت دنیا کو عالمی گاؤں کا نام دیتے ہیں لیکن ان گاؤں کا کیا جہاں لوگ خط افلاس سے نیچے کی زندگی گذر کررہے ہیں۔سیاسی لیڈران ان کے گھروں پر اسی وقت دستک دیتے ہیں جب ان کا مفاد طے ہوتا ہے ۔لہذا عالم کاری نے شہروں اور گاؤں کے درمیان ایک حد فاصل کھینچ دیا ہے۔عالم کاری کے منفی اور مثبت اثرات کو ایک چارٹ کی مدد سے دیکھ سکتے ہیں۔

مثبت اثرات	منفی اثرات
۱۔عالم کاری کی بدولت مختلف تہذیبوں کا ارتباط ہوتا ہے اور جہاں ان تہذیبوں سے جڑے مختلف اختراع وایجاد، خیالات، افکار ونظریات اوران کی اہمیت کو فروغ ملتا ہے۔	۱۔جب دو تہذیبیں آپس میں ملتی ہیں تو ایک دوسرے کی تہذیب و ثقافت میں خلط ملط ہوکر مخصوص کلچر کی اہمیت کو برباد کردیتی ہیں۔
۲۔اطلاعات اور تکنیکی وسائل نے مختلف ممالک اور وہاں کے لوگوں کو ایک دوسرے سے قریب کردیا ہے۔	۲۔یہ دنیا دوطبقوں میں تقسیم ہوکر رہ گئی ہے۔ایک وہ جن کے وسائل بہت مضبوط اور غیر معمولی طور پر ترقی یافتہ ہیں اور دوسرے وہ جن کے پاس زندگی بسر کرنے کی بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے۔
۳۔عالم کاری کی بدولت بین القوامی تجارت، کاروبار، خارجہ سرمایہ کاری اور سرمائے کا لین دین بہت آگے نکل چکا ہے	۳۔عالم کاری نے ڈرگس کی تجارت کو فروغ دیا ہے، طوائف اور پیشہ وارانہ عورتوں کا چلن عام ہوگیا ہے۔فحاشی اور جنسی نمائش کو حد درجہ بڑھادیا ہے۔ناجائز طور پر انسانوں درآمد بر آمد، بھیانک باقیاتی مادوں اور غیر محتاط کمپنیوں کی بدولت ہمارے ماحولیاتی فضا کو برباد کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔

۴۔عالم کاری کی بدولت عالمی سطح پر مزدور کی آزادی اور دماغی تجارت میں سہولت پیدا ہوگئی ہے۔	۴۔عالم کاری نے ترقی یافتہ ملکوں میں brain drain کو فروغ دیا ہے جس کے بدولت کسی ملک کی قدرتی صلاحیت کو نقصان پہنچا ہے
۵۔عالم کاری نے گلوبل بازار کو وسعت دینے میں کچھ نئے اصول وضوابط تیار کئے ہیں۔	۵۔عالم کاری نے عالمی اصول و ضوابط قائم کر کے خاص طور پر تجارت کے میدان میں امیر اور غریب کے فاصلہ کو بڑھا دیا ہے۔
٦۔عالم کاری کی بدولت یہ کائنات ایک عالمی گاؤں میں تبدیل ہوکر رہ گئی ہے۔	٦۔عالم کاری کی افادیت اور اہمیت صرف سماج کے ایک مخصوص طبقے تک محدود ہے جب کہ معاشرے کے دوسرے لوگوں سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

گزشتہ عرصے میں انٹرنیت نے عام لوگوں کے لئے معلومات کے خزانے کا دروازہ کھول دیا ہے۔انٹرنیٹ کا استعمال کبھی ایسا بھی ہے کہ جب آپ کسی لائبریری میں داخل ہوں تو کتابیں فرش پر ڈھیروں کی صورت میں بکھری نظر آئیں ۔انٹرنیٹ اور گوگل جیسے سرچ انجن معلومات تک رسائی حاصل کرنے میں مدد کرتے ہیں ۔اس کے ساتھ ہی انٹرنیٹ کے شوقین حضرات انٹرنیٹ انسائیکلو پیڈیا سے بھی فیضیاب ہوتے ہیں اور جسے عوامی انسائکلو پیڈیا بھی کہا جاتا ہے۔

عوامی انسائکلو پیڈیا انٹرنیٹ پر ایک صفت ویب سائٹ ''وکی پیڈیا'' کی صورت میں موجود ہے۔اس کا آغاز دس سال پہلے ہوا تھا اور اس مختصر عرصے میں یہ لوگوں میں انتہائی مقبول ہوا۔وکی پیڈیا پر موجود مضمون میں کوئی بھی اضافہ یا ترمیم کرسکتا ہے۔'وکی پیڈیا بظاہر تباہی اور افراتفری کی ترتیب معلوم ہوتی ہے لیکن حیرت انگیز طور پر اس کے بڑے اچھے نتائج بھ سامنے آئے ہیں اور اس کے ذریعہ ایسا قابل اعتماد مواد سامنے آیا ہے جو ہزاروں بین القوامی لوگوں کے تجزیوں کا نتیجہ ہے۔یہ دراصل ورلڈ ویب سائٹ کی خالق کی تکمیل معلوم ہوتی ہے جس کے مطابق لوگ نہ صرف انٹرنیٹ سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں بلکہ وہ ان معلومات کا آپس میں آزادانہ لین دین بھی کر سکتے ہیں۔

آج کے عہد میں عالم کاری اپنا ایک الگ کردار رکھتا ہے اور ہم اس عہد جدید کی بہ نسبت میں عالم کاری کے عہد پر زیادہ زور دیتے ہیں۔جس طرح ڈپریشن کولڈ وار ایرا، اسپیس ایج اور بیسویں صدی کا عہد ایک خاص عہد کی تاریخ کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے آج ہم عالم کاری کو سیاسی، معاشی اور تہذیبی فضا سے جوڑ کر دیکھتے ہیں۔ایک طرف تکنیکی ترقی اور اطلاعات کے فروغ میں اہم رول ادا کرتا ہے تو وہیں ملک مین انتشار اور دہشت پھیلانے میں بھی اہم رول ادا کرسکتا ہے۔

کسی زمانے میں عوام کو کسی حکومت کے بدلنے، کسی ملک پر حملہ ہونے یا بہت سی دوسری ضروری خبروں کی معلومات نہیں ہو پاتی تھی لیکن آج ٹی وی انٹرنیٹ، ٹیلی ویزن، ریڈیو اور میڈیا نے دنیا بدل دی ہے۔آج

انسان کے پاس لحہ لحہ کی خبریں موجود ہیں،ٹی وی اور انٹرنیٹ پر دنیا کے سارے واقعات اس طرح وقوع پذیر ہوتے ہیں جیسے سب کچھ ہمارے آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہو۔بیسویں صد کے آغاز سے ہی اس میں بہت حدتک تیزی آ گئی ہےاور دنیا چھوٹی سے چھوٹی ہونے لگی۔یہ بات قابل غور ہے کہ عالم کاری اور الیکٹرانک میڈیا نے دنیا کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے،جدید تکنالوجی اور ایجادات کی بدولت ہماری پہنچ چاندستاروں تک ہو گئی ہے۔

Sunita Williams ۱۸۸دن کا خلاء میں جائزہ لے کر آئی ہیں اور دنیا بھر میں اس خبر کی رسائی عالم کاری کے بدولت ہی ممکن ہے۔لیکن اس کا دوسرا رخ یہ بھی ہے کہ جو سماج کو ثقافتی طور پر کھوکھلا بنا رہا ہے۔الیٹرانک میڈیا میں دکھائے جانے والے سیریئلس جن کی پہنچ قریب قریب ہر گھر تک ہے انسان کی سوچ،ذاتی فیصلے۔پسند ناپسند اور سماجی سرگرمیوں کو محدود کر رہا ہے۔ساس بہو والے سیریل میں خواتین کی صرف دو ہی شبیہ پیش کی جاتی ہے کہ یا تو وہ ہمیشہ بناوٹ اور سنگھار میں ملبوس، گھروں میں آپسی رشتوں میں درار ڈالنے میں پوری طرح مصروف ہیں یا ہر پھر ہر پل ایسی تصویر پیش کرتی ہیں کہ وہ مظلوم ہیں اور ہر پل ان پر زیادتی ہو رہی ہے اور وہ دن رات آنسو بہاتی رہتی ہیں۔اس کے علاوہ جرائم،سیکس سے بھرپور فلموں (پہلے انگریزی میں پھر ہندوستانی فلمیں بھی) کی مانگ نے سماج کے نوجوان طبقے کو برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑا ہے۔

ٹی وی کے علاوہ انٹرنیٹ پر ہزاروں سائٹس ہیں جو اس طرح کے فحاشی تصویروں اور فلموں کو فروغ دیتے ہیں اور اس سے سب زیادہ متاثر ہمارا نوعمر طبقہ ہے جو دن رات اپنے موبائل فون کے ذریعہ آرکٹ اور اب فیس سے جڑے رہتے ہیں اور آپس میں اپنے دوستوں کو فحش تصویریں اور ایم ایم ایس بھیج کر اس سے محظوظ ہوتے ہیں اور اسے فروغ دینے میں ماں باپ کا بھی بڑا ہاتھ ہے کیونکہ انہیں اپنے بچوں کی زنگی مین ہونے والی سرگرمیوں کی خبر نہیں ہوتی، ماں باپ کی لاپرواہی بچوں کی زندگی میں بہت فرق ڈالتی ہے اور ان کے ہی غیر ذمہ دارانہ رویہ سے وہ اپنے مقصد سے ہٹ کر دن رات برائی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بچے سائبر کرائم سئے جڑ نے لگے ہیں۔ بچوں میں ڈرگس کا استعمال سگریٹ اور شراب نوشی کی غلط عادتیں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ ہپ ہاپ ماحول میں جینا فاسٹ فوڈ کھانا گرل فرینڈ بنانا اور بوائے فرینڈ کا تصور، دسلو اور پبوں میں جانا ان کی عادت میں شامل ہو چکا ہے اور یہی باتیں ہیں کہ کم عمری میں ہی ان پر جنسی بھوک کا غلبہ حاوی ہوتا جارہا ہے۔ مغرب کی مانند ہمارے تہذیبی اقدار کی اہمیت بھی کم ہوتی جارہی ہے۔ ریپ، آبرو ریزی، ڈاکے اور دہشت گردی کی وارداتیں روز بروز بڑھتی جارہی ہیں۔ یہ انٹرنیٹ کا ہی اثر ہے کہ بچے کمسنی میں ہی اپنی عمر سے پہلے بڑے ہو رہے ہیں۔ ان میں جنسیات اور اس سے جڑے تمام معلومات کو پورا کرنے کی خواہش میں وہ دن رات کوشاں نظر آتے ہیں۔

عالم کاری، انفارمیشن تکنالوجی اور الیکٹرانک میڈیا نے دنیا کی طناب

کھینچ کر رکھ دی ہیں ساتھ ہی اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اقوام متحدہ، نیع ورلڈ آڈر، عالمی بنک، عالمی میڈیا اور دیگر بین الاقوامی ادارے وغیرہ بڑی ایٹمی طاقتوں کے قبضے میں ہیں اور چھوٹے و پسماندہ کمزور مما لک کو اپنے اثر و اختیار میں لانے کے لئے مختلف حربے استعمال کرتے رہتے ہیں، وہاں چل رہی عوامی تحریکوں، نئے معاشی نظام کو بنانے کے لئے اٹھائی جا رہی آواز کو بھی دوسرے ملکوں تک پہنچنے نہیں دیتے اور وہاں پنپ رہی تخریبی تحریکوں، دہشت گردی اور سرگرمیوں سے وابستہ سرغنوں اور نام نہاد لیڈروں کے خلاف خطرناک صورتحال پیدا کرتے ہیں۔اس کے علاوہ انسانی حقوق کی پامالی کے نام پر دوسرے مما لک میں خاصی دخل اندازی کرتے ہیں، حالانکہ وہ خود اپنے ملکوں میں اس انسانی حقوق کی پامالی کا شکار ہیں۔

اس سلسلے میں امریکہ اور اس کے حلیفوں کا رول نا قابل برداشت رہا ہے اور وہ امن وسکون کے نام پر دوسرے مما لک کے اندرونی معاملات میں دخل دے رہے ہیں اور وہاں اپنا تسلط قائم کرنے کی تلاش رہتے ہیں۔امریکہ مضبوط و طاقتور ملک کے تحت دوسری ملکوں پر حاوی ہونا چاہتا ہے اور اقوام متحدہ پر اپنی تسلط قائم کر کے اپنی من مانی کرتا ہے۔افغانستان میں طالبان کا خاتمہ کرنے کے بعد بھی وہ وہاں سے نکلنے کا نام نہیں لیتا اور اپنی اجارہ داری قائم رکھے ہوئے ہے۔اور یہی صورتحال اب عراق میں بھی ہے۔

اگر امریکہ پر حکومتوں اور سربراہوں نے فوری توجہ نہ دی تو عالمی

برادری کو بھیانک خطرات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، خاص طور پر مسلمانوں کو ساری دنیا میں القاعدہ اور سیمی سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے، آج ہمارے لئے اتنا آسان نہیں ہے کہ ہم امریکہ اور لندن میں آسانی سے چلے جائیں بلکہ ہمیں مختلف سوالات کے دور سے گزرنا پڑے گا۔ ۱۱ ستمبر کے حملے نے دنیا بھر میں مسلمانوں کی حالت تشویشناک کر دی ہے۔ عراق اور سیریاء میں تیل کی لڑائی کو امریکہ ہی بڑھاوا دیتا ہے۔ مسلمانوں کو شک کی نگاہ سے دیکھ کر اس پر طرح کی زیادتیاں کی جاتی ہین اور جب وہ اپنے حق کے لئے آواز اٹھاتا ہے تو اسے دہشت پسند قرار دیا جاتا ہے۔

لہذا آج کے دور میں بیرونی طاقتوں کے مضر اثرات سے بچنے کے لئے فوری اور موثر اقدام کی ضرورت ہے۔ سماج میں پھیلی ہوئی مغربی تہذیب جو ہمارے اقدار اور اخلاق کو ہم سے دور کرتی ہے اس سے بچنے کی ضرورت ہے اور مغرب کے ان اصولوں کی پیروی ہونی چاہئے جو پاک وصاف ایک مہذب، با اخلاق، سیکولر، غیر متعصب اور آزاد معاشرے کی تکمیل کر سکے اور اس سلسلے میں ادیبوں، شاعروں اور خاص طور پر صحافیوں کی ذمہ داری ہونی چاہئے۔ کیونکہ معاشرے کا یہی وہ طبقہ ہے جو سماج کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلا سکتا ہے اور آنے والے خطرات سے نمٹنے کی تدابیر کر سکتا ہے۔

ماخذ:

۱۔ اسرؔ، دیوندر۔ ادب کی آبرو میں۔ دہلی۔ سنجیو آفسیٹ پرنٹرز۔ ۱۹۹۶

۲۔ اسرؔ، دیوندر۔ نئی صدی اور اردو ادب۔ دہلی۔ سنجیو آفسیٹ پر

نٹرس۔۲۰۰۰

3. Avijit Pathak,*Modernity Globalization and Identity towards a Reflexive Quest*, Delhi, Akaar Books, 2006.

4. Ali Mohammadi (ed.), *Iran Encountering Globalization: Problems and Prospects*, London: Routledge, 2003.

5. Malini Bhattacharya (ed.), *Globalization*, New Delhi: Tulika books in association with School of Wome's Studies, Jadavpur University, 2004.

6. Saman Gupta,Tapan Basu,Subarno Chatterjee (ed.), *India in the Age of Globalization:Contemporary Discourses and Text*, New Delhi, Nehru Museum and Library, 2003.

7. Yogendar Singh, *Cultural Change in India: Identity and Globalization*, Jaipur, Rawat Publication, 2000.

☆☆☆